حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی محبوبِ خدا

اسلامی مشن، سنت نگر لاہور

تقابلِ مذاہب

اسلام کا پیغام غیر مسلموں کو پہنچانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس عظیم کام کو سرانجام دیتے کے لئے غیر مذاہب کے متعلق واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس غرض کیلئے ذیل کی کتب اسلامی مشن نے تیار کی ہیں۔ انہیں حاصل کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی ترویج کیجئے اسطرح فلاحِ دارین حاصل ہوگی۔

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	
۱ -	انجیل برنباس	پندرہ	روپے
۲ -	توحید و تثلیث	دو	"
۳ -	الوہیت مسیح	دو	"
۴ -	قرآن مجید اور انجیلِ جدید	دو	"
۵ -	رموز تالمود	تین	"
۶ -	آئینہ حقائق قرآن	"	
۷ -	حقیقتِ عیسائیت	چھ	"
۸ -	حقیقتِ قادیانیت	چھ	"
۹ -	سازشِ یہود	آٹھ	"
۱۰ -	ہندو مت	تین	"
۱۱ -	تاریخ سکھ مت	پانچ	"
۱۲ -	عشاقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	چھ	"
۱۳ -	کششِ اسلام	دو	"
۱۴ -	موعود مثیلِ موسیٰ علیہ السلام	دو	"

پتہ :- اسلامی مشن سنت نگر لاہور

۷۸۶

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

(حقیقی محبوبِ خدا)

حبیب پیارے دوست کو کہتے ہیں جس سے محبت کی جائے۔ محبوب کے معنی بھی یہی ہیں۔ محبت کرنے والا وہ اپنے حبیب کا ہر طرح خیال رکھتا ہے۔ اس کا نگہبان ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے حبیب کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ اس کو کامیاب کرتا ہے۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو کامیابی عطا کرتا اور آخرالامر جو لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ انہیں آخرت میں قیامت کے روز جنت کے باغوں میں مقام عطا کرتا ہے۔

دنیا کی تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں کوئی ایسا واقعہ درج نہیں ہے۔ کہ کسی چاہنے والے نے اپنے چہیتے کو اپنے محبوب کو اپنے حبیب کو اذیت پہنچائی ہو۔ اسے ذلیل و رسوا کروایا ہو۔ اسے ذلت کی موت سے مارا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تاریخِ عالم کوئی ایسی

مثال پیش نہیں کر سکتی کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے سولی یا صلیب پر لٹکوایا ہو۔ اور بے کسی کے عالم میں مروایا ہو۔ اگر کوئی شخص مصیبت میں گرفتارِ بلا ہو جائے۔ اور وہ فریاد کرے تو دنیائے فانی کے رہنے والے لوگ فوراً اس کی امداد کو لپکتے ہیں۔ اس کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چہ جائیکہ ایک اولوالعزم نبی ان کے پیروؤں کے عقیدہ کے مطابق صلیب پر چڑھا ہو۔ اور نہایت بے کسی کی حالت میں اونچے اونچے پکارتا ہو "ایلی۔ ایلی لما شبقتنی" اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھر وہ پکارتا ہو مجھ سے یہ موت کا پیالہ پرے ہٹا دے۔

خداوند تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ بلکہ ارحم الراحمین ہے۔ وہ تو ہر فریادی مظلوم کی۔ بے کس۔ بے نوا کی فریاد سنتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ بقول انہیں کے پیروؤں کے اسے صلیب پر لٹکنے۔ بھالوں کے ذریعے کچوکے دیئے جانے اور سب وشتم کئے جانے سے روکتا نہیں۔ بلکہ نہایت دردناک موت سے دوچار ہونے دیتا ہے۔

یہیں پر قصہ ختم نہیں ہوتا۔ اس عظیم نبی یعنی مسیح علیہ السلام کے پیرو ان کو خداوند تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی باپ نے ابتدائے آفرینش سے آج تک اپنے مفروضہ اکیلے بیٹے کو خود ہی پھانسی پر چڑھا کر مار دیا ہو

تاریخ کی ورق گردانی کر جاؤ۔ ایک بھی مثال اس کی تائید میں نہیں ملے گی۔ یہ بیٹے کا اور اس کو صلیب پر چڑھانے کا معاملہ بالکل غلط اور من گھڑت ہے۔ پر زور الفاظ میں قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہے۔ اور بیان کرتا ہے

"نہ اسے قتل کیا گیا۔ نہ اس کو صلیب پر چڑھایا گیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔"

اس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کے قرآن کے مطابق ان کے ایمان اور ایقان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچایا۔ ان کی عزت کو قائم رکھا۔ اور ان کے درجے بلند کئے۔ یہ نبی کی شان کے مطابق ہے۔ نہ کہ یہ اسے سولی پر چڑھوا کر عیسائیوں کا خدا محو تماشہ ہو گیا۔

اللہ اکبر۔ ذرا غور کیجئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کون کرتا ہے۔ ان کی توقیر کون کرتا ہے۔ ان کے سچے اور مخلص ماننے والے کون ہیں۔ مسلمان یا مسیحی؟ اس کا جواب محض یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کو مسلمان ہی حقیقی طور پر ماننے والے ہیں۔ وہی ان کی عزت کرتے ہیں اور ان کی شان پر بٹہ نہیں آنے دیتے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ کہ

"تمام کائنات تمام جن و انس اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں۔ اس کو بیٹے کی ضرورت ہی نہیں"

کتنی عظیم دلیل ہے۔ انسان بیٹا اس لئے چاہتا ہے۔ کہ اس کی نسل چلتی رہے۔ اس کا نام باقی رہے۔ لیکن خداوند تعالیٰ تو لافانی ازلی ابدی ہے۔ تمام دنیا کے رہنے والے اس کے غلام ہیں۔ اس کو بیٹے کی حاجت ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔ مٹ جائیں گے۔ وہی باقی رہے گا۔ وہ لافانی ازلی و ابدی حیّ و قیوم خالقِ ہر بلندی و پستی ہے۔

بحث ہو رہی تھی محبوبیت کی اور محبت کی۔ آپ تعصب کی عینک اتار کر دیکھیں اور بتلائیں۔ کہ آیا جب کہ عیسائیوں کے قول کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا ہو اور وہ اپنے چاہنے والے سے امداد کی فریاد کر رہے ہوں اور وہ ان کی امداد کو نہ پہنچا ہو۔ تاکہ انہیں دشمنوں کے نرغہ سے نکالے اور سولی سے اتارے۔ کیا وہ محبوب ہو سکتے ہیں۔ ذرا سوچو اور غور کرو۔ اپنے محبوب کو کوئی ادنیٰ شخص بھی عذاب میں تڑپتا نہیں دیکھ سکتا۔ چہ جائیکہ خدا جو کہ تمام حاکموں کا حاکم۔ تمام بادشاہوں کا بادشاہ اور تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ہوتے ہوئے اپنے محبوب کو نہ بچا سکے۔ جواب نفی میں ہوگا۔ اگر عیسائیوں کے قول کو (کہ حضرت مسیح سولی پر چڑھائے گئے) سچ مان لیا جائے۔ تو حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے محبوب نہیں ہو سکتے۔

جو خود صلیب پر چڑھا کر مار دیا گیا ہو۔ وہ اوروں کے لئے نجات دہندہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ عقل سے کام لیجئے۔ خود تو ان کے قول کے مطابق جو سولی پہ جان دے دے۔ وہ دوسروں کو کس طرح بچا سکتا ہے؟

مقدس بائبل کے دو حصے ہیں۔ ایک عہد نامہ عتیق اور دوسرا عہد نامہ جدید۔ عہد نامہ عتیق کو یہودی بھی مانتے ہیں۔ جبکہ وہ دوسرے حصے کو تسلیم نہیں کرتے۔ عہد نامہ عتیق میں ایک بھی ایسی پیش گوئی نہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ہو۔ پادری کھینچ تان کر یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پیش کرتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا تجزیہ کیا جائے۔ تو وہ ان پر منطبق نہیں ہو سکتی۔ ازلی محبوب محض الفاظ کے ہیر پھیر سے نہیں بنایا جا سکتا۔ بلکہ جب محبت کرنے والا خود اس کا اعلان کرے۔ اس وقت حبیب یا محبوب کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب خدا ہونے کے متعلق قرآن کریم میں واضح طور پر کھلے طریقہ سے یوں وارد ہوا ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ

"کہہ دے اگر تم اللہ کو محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" (القرآن پ ۵)

اس قرآنی آیت سے بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی

محبت کے حصول کا واحد ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو قرار دیا۔ یعنی جس شخص نے قولاً فعلاً آپؐ کی پیروی کی۔ وہ اللہ تعالےٰ کی محبت کا مستحق ہو گا۔ محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا ہے۔

(۲) پھر قرآن کریم میں آیا کہ "جس نے رسول اللہ کی اطاعت کی۔ اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے رسولؐ کی نافرمانی کی۔ اس نے خدا کی نافرمانی کی"

(القرآن)

اس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت کا پھر اظہار کیا۔ کہ محبوب کے فرماں بردار کو اپنا فرماں بردار قرار دیا۔ اور محبوب کے نافرمان کو اپنا نافرمان قرار دیا۔ اسے کہتے ہیں محبت کا اظہار۔ یہیں پر بس نہیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا۔ کہ

(۳) "اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے مت اونچی کرو۔ نبیؐ کو اونچی آواز سے مت بلاؤ۔ جب مجلس میں بیٹھے ہو۔ اگر نبیؐ حکم دے۔ کھل جاؤ تو کھل کر بیٹھو۔"

(القرآن)

"چلتے وقت نبیؐ سے آگے مت بڑھو" (القرآن)

اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیبؐ کے ساتھ اپنی محبت کا اس طور بھی اظہار کیا:۔

(۴) (ا) "جنگِ بدر میں جب تو (نبیؐ) نے کنکریاں پھینکیں۔ وہ تو نے نہیں پھینکی تھیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے پھینکیں"

(القرآن)

(۵) جب صلح نامہ حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جنہوں نے نبیؐ کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے اُونچا ہے۔"

(۶) بموجب قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرنے کے لئے تمام نبیوں اور رسولوں سے عہد لیا گیا ہے۔ کیوں اس لئے کہ آپؐ اللہ تعالےٰ کے حقیقی محبوب تھے۔

ان سب سے بڑھ کر یہ کہ آپؐ کو تین عظیم معجزات دیئے گئے۔

(۱) **شق القمر**۔ چاند اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ آپؐ کے ایک اشارے سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ آج کل سائنسدان چاند تک پہنچے تو ہیں۔ مگر اس کا دو پھاڑ کرنا ان کے بس کا روگ نہیں۔

(۲) **معراج شریف**۔ آپؐ کو ایک آنکھ جھپکنے میں ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔ اور عرش معلّیٰ تک پہنچایا گیا۔ اور پھر واپسی چند لمحوں میں ہوئی۔

(۳) **قرآن مجید**۔ جو کہ بے مثل خدائی کلام ہے۔ قرآن نے دعوے کیا اور چیلنج دیا ہوا ہے کہ کوئی شخص اس جیسی ایک سورت یا دس آیتیں بنا کر پیش کرے۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار سال ہونے کو آئے ہیں۔ کسی کو جرأت نہیں پڑی کہ اس دائمی

چیلنج کو قبول کرے اور قرآن کریم میں اس عرصہ میں ایک حرف کا تغیر تبدل نہیں ہوا۔ جبکہ اناجیل اور بائبل میں سینکڑوں تبدیلیاں ہوئیں۔

احادیثِ مبارک میں صاف طور پر حضور پرنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واشگاف الفاظ میں اعلان ہوا ہے۔ کہ آں حضرتؐ ہی اللہ تعالےٰ کے حبیب تھے۔

(۱) خداوند تعالیٰ کا اظہار محبت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا۔ "اے محمدؐ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تم نہ ہوتے تو میں بہشت کو پیدا نہ کرتا اور اگر تم نہ ہوتے تو میں دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔ اگر تم نہ ہوتے دنیا کو پیدا نہ کرتا۔" (رومیؒ دفتر پنجم حصہ دوم)

(۲) قربِ خداوندی

فرمایا: "مجھ پر قرب الٰہی میں ایسا وقت ہوتا ہے۔ نہ اس میں کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے نہ کسی نبی مرسل کی"

(۳) شانِ محمدؐ (آپؐ کا درجہ قیامت کے روز

"میں لواء حمد (حمدِ خدا کا جھنڈا) اٹھانے والا ہوں۔ جس کے نیچے میرے پیچھے آدمؑ اور تمام نبی ہوں گے"

(۴) فرمایا "ہم پیدائش میں پیچھے آنے والے ہیں اور درجہ میں

سب سے متقدم رہنے والے ہیں۔

(۵) حضرت نوحؑ کی مثل

فرمایا کہ میں زمانہ کے طوفان میں حضرت نوحؑ کی کشتی کی مانند ہوں۔ جس نے اس کا آسرا لیا۔ اس نے نجات پائی۔ اور جو پیچھے رہا۔ وہ ڈوب گیا۔

(رومیؒ دفتر چہارم حصہ دوم)

۶ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

شفیع یومِ قیامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حق ملا۔ قیامت کے روز محض آپؐ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ باقی تمام انبیاء کرام معذرت کردیں گے۔ آپؐ خداوند تعالیٰ سے اجازت طلب کریں گے۔ حکم باری تعالیٰ ہوگا جو مانگو گے دیا جائے گا۔ پھر آپؐ امت کی بخشش کے لئے درخواست کریں گے۔

آپ کی دعا دونوں جہانوں کے بارے میں مقبول ہے۔ یہ رتبہ کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

۷۔ آپؐ کو خاتم الانبیاء بنایا گیا۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی یا رسول

مبعوث نہیں ہوگا۔ اس لئے آپؐ خاتم کمالات بھی ہیں۔ جس طرح آپؐ کے ساتھ سلسلۂ نبوت ختم ہوگیا، اسی طرح ترویج دین۔ افاضۂ علوم تہذیب نفوس اور تطہیر قلوب وغیرہ صفات عالی آپؐ سے بوجہ اکمل ظہور میں آئیں، جس کی نظیر کسی دوسرے نبی میں ظاہر نہیں ہوئی

(رومیؒ دفتر ششم حصہ اول)

بائبل مقدس اور دیگر کتب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تصدیق

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب خدا

بائبل کا ایک دلچسپ مطالعہ

(محمد اسلم رانا مرکز تحقیق مسیحیت ملک پارک شاہدرہ لاہور)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت اور بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور انہیں اپنی اطاعت کیمطابق زندگی گزارنے کے طریقے سکھانے کے لئے انبیاء کرام برپا کئے۔ یہودیوں میں بعثت انبیاء کا ایک خصوصی سلسلہ قائم کیا گیا جس کی آخری کڑی حضرت مسیحؑ تھے۔ آپ کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے انبیائے بنی اسرائیل کیطرف منسوب کتابوں میں آنحضورؐ کی تشریف آوری اور بعثت کا بیان مختلف پیرایوں میں مندرج ہے۔ ہم ایسے چند حوالہ جات کا مطالعہ کرینگے جن سے آپؐ کا محبوب خدا ہونا مترشح ہے

محبوبِ خدا ۔ پروٹسٹنٹ مسیحیوں کی بائبل میں بائیسویں اور رومن کیتھولک مسیحی فرقہ کی بائبل میں چوبیسویں نمبر پر ایک کتاب موسومہ "سلیمان کی غزل الغزلات" ہے۔ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ اسے حضرت سلیمانؑ کی تصنیف بیان کیا جاتا ہے۔ اس کتاب کے باب ۵ درس ۱۰ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر ان الفاظ میں مرقوم ہے :۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک وجیہہ شخصیت کے مالک تھے ۔ جنہیں "سرخ و سفید" کی اصطلاح سے تعبیر کیا گیا ہے ، فتح مکہ کے وقت آپؐ کے ساتھ دس ہزار پاکباز نفوس تھے ۔ تمام اصحابؓ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیاں تھیں ۔ تاہم ان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نبوت کا امتیاز اور فضیلت نمایاں تھی ۔

فتح مکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ایک حسین ترین موقع تھا ۔ اس دن آپؐ کو اپنے ولیں اور قدیم ترین دشمنوں پر مکمل غلبہ حاصل ہوا تھا ۔ جس شہر سے آپؐ رات کے اندھیرے میں فقط ایک ساتھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ساتھ بے بسی کے عالم میں نکلے تھے ، اس روز آپؐ وہاں دس ہزار جانثاروں کے ایک جرار لشکر کے جرنیل کی حیثیت سے جلوہ افروز تھے ، مفتوحین سے بدلہ لینے کی پوری پوری طاقت ہونے کے باوجود توقعات کے بالکل برعکس آپؐ نے انہیں عام معافی سے نوازا ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوا تھا ۔ جس کی پیش گوئی حضرت سلیمانؑ کی زبان مبارک سے کی گئی تھی ۔ واضح ہو کہ کتب مقدسہ میں حق تعالٰے کی طرف سے کسی بھی نبی کو "میرا محبوب" کہہ کر نہیں پکارا گیا ہے

ع :- یہ رتبۂ بلند جس کو ملا مل گیا ۔

محبوب کی پیش گوئی :- قرآن پاک کی سورۃ فتح آیت ۲۹ کے مطابق محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنے چہروں کے نور اور متقیانہ چال ڈھال سے لوگوں میں الگ پہچانے جاتے تھے ۔ تورات اور انجیل میں ان کی ایسی ہی شان بیان کی گئی تھی ۔ وفات کے وقت بنی اسرائیل کے محسن اعظم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبارک لبوں پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مکہ کی پیش گوئی ، آپؐ کے اصحابؓ کی تعریف اور قرآن پاک کی عظمت بائبل کی کتاب استثنا کے باب ۳۳ درس ۲ میں ان الفاظ میں درج ہے

"فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا
دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس
کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے
لئے تھی ۔"

(اردو بائبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء)

فاران مکہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے

محبوب کی زوجہ :- کتاب غزل الغزلات میں محبوبؐ خدا کی شیریں زبان ، غمگسار ، ہمدرد ، سب سے پہلے ایمان لانیوالی

دکھوں اور مصائب و آلام میں تسلیاں دینے والی، الباس فاخرہ میں ملبوس، متموّل، اولین زوجہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تذکرہ یوں لکھا ہوا ہے۔

"اے میری زوجہ تیرے ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے۔ شہد و شیر تیری زبان تلے ہیں۔ تیری پوشاک کی خوشبو لبنان کی سی ہے"

(غزل الغزلات باب ۴ درس ۱۱)

محبوب کی ادائیں

کتاب زبور میں لکھا ہے:۔

"بڑے مجمع میں میری ثنا خوانی کا باعث تو ہی ہے۔ میں اس سے ڈرنے والوں کے روبرو اپنی نذریں ادا کروں گا۔ حلیم کھائیں گے اور سیر ہوں گے۔ خداوند کے طالب اس کی ستائش کریں گے۔ تمہارا دل ابد تک زندہ ہے۔ ساری دنیا خداوند کو یاد کرے گی۔ اور اس کی طرف رجوع لائے گی۔ اور قوموں کے سب گھرانے تیرے حضور سجدہ کریں گے۔"

(زبور ۲۲ : ۲۵ - ۲۷)

حج کے موقع پر دنیا کے کونے کونے سے خدا تعالیٰ سے ڈرنیوالے

مسلمان خانہ کعبہ کی طرف رجوع لاتے اور اکٹھے ہو کر بڑے مجمع میں ثنا خوانی اور ستائش کرتے، نذریں اور نمازِ سجدہ ادا کرتے ہیں۔ لوگ قربانیوں کا گوشت کھاتے اور سیر ہوتے ہیں۔

محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ بائبل میں حج اور اس کی عبادات اور ان کی مقبولیت کا کیسا محبوب نقشہ کھینچا گیا ہے۔

محبوبؐ کی امت

حق تعالیٰ کے حضور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی محبوب ہے کتاب زبور باب ۳۳ درس ۲ کے مطابق :۔

"مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا خداوند ہے۔ اور وہ امت جس کو اس نے اپنی ہی میراث کے لئے برگزیدہ کیا"

یہاں امتِ مسلمہ کو مبارک کہا گیا ہے، وہی خدا کی "میراث" قرآن کے لئے برگزیدہ کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ ہیکل سلیمانی کی بربادی کی وجہ سے تورات خدا کی میراث نہیں رہی۔ اب اس پر عمل در آمد ناممکنات سے ہے۔

اشاعت اسلامی مشن سنت نگر لاہور
مرتب [illegible] بارک اللہ

حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی محبوبِ خدا

اسلامی مشن، سنت نگر لاہور